

فتویٰ نمبر: 67 **الاستفتاء** تاریخ: 26.06.2018

بیعت کے مسائل بیان فرمائیں؟۔

الجواب بعون الملک الوھاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامدا و مصلیا

سوال 1:۔

بیعت کرنا کیسا ہے؟

الجواب:۔ بیعت بے شک سنت محبوبہ ہے۔ (فتاوی رضویہ ج26 ص586)

سوال 2:۔

پیر میں کونسی شرائط ہونی چاہئیں؟ یا کیسے پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دینا چاہئے؟

الجواب:۔ حسب تصریح آئمہ کرام پیر میں چار شرطیں لازم ہیں۔

اوّل:۔ سنی صحیح العقیدہ۔

دوم:۔ علم دین بقدر کافی رکھتا ہو۔

سوم:۔ کوئی فسق علانیہ نہ کرتا ہو۔

چہارم:۔ اس کا سلسلہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک صحیح اتصال سے ملا ہو۔

اگر کسی شخص میں ان چاروں میں سے کوئی شرط کم ہے اور ناواقفی سے اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا بعد کو ظاہر ہوا کہ وہ بدمذہب یا جاہل یا فاسق یا منقطع السلسلہ ہے تو وہ بیعت صحیح نہیں، اسے دوسری جگہ مرید ہونا چاہئے جہاں یہ چاروں شرطیں جمع ہوں۔

(فتاوی رضویہ ج26 ص568)

سوال 3:۔

ایک دن کا بچہ یا چھوٹا بچہ مرید ہو سکتا ہے یا ہے؟

الجواب:۔ ایک دن کا بچہ بھی اپنے والی کی اجازت سے مرید ہو سکتا ہے۔ (فتاوی رضویہ ج26 ص578)

سوال 4:۔

بیعت ہونے کے لئے والدین یا شوہر وغیرہ کی اجازت شرط ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ جو پیر سنی صحیح العقیدہ عالم غیر فاسق ہو اور اس کا سلسلہ آخر تک متصل ہو اس کے ہاتھ پر بیعت کے لئے والدین خواہ شوہر کسی کی اجازت کی حاجت نہیں۔ (فتاوی رضویہ ج26 ص584)

سوال5:۔

کسی بزرگ سے بذریعہ خط بیعت ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ بذریعہ خط بیعت ہو سکتی ہے۔ (فتاوی رضویہ ج26ص585)

سوال 6:۔

اگر کسی شخص کو کسی بزرگ سے عقیدت ہو اور بوجہ دوری وہ شخص اس بزرگ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے تو وہ شخص اس بزرگ سے کیسے مرید ہو سکتا ہے یا ہو ہی نہیں سکتا کسی طرح پر؟

الجواب:۔ بذریعہ قاصد یا خط مرید ہو سکتا ہے۔ (فتاوی رضویہ ج26ص585)

سوال7:۔

بذریعہ خط یا قاصد کیسے بیعت ہو سکتی ہے؟

بیعت بذریعہ خط وکتابت بھی ممکن ہے، یہ اسے درخواست لکھے وہ قبول کرے اور اپنے قبول کی اس درخواست دہندہ کو اطلاع دے اور اس کے نام کا شجرہ بھی بھیج دے، مرید ہو گیا، کہ اصل ارادت فعل قلب ہے۔ **والقلم احد اللسانین، واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم** (قلم دو زبانوں میں سے ایک زبان ہے۔ اور اللہ سبحانہ وتعالٰی خوب جانتا ہے۔ت)۔ (فتاوی رضویہ ج26ص567)

سوال8:۔

ایک پیر کے ہوتے ہوئے یا انتقال کر جانے کے بعد کسی دوسرے پیر کی بیعت کرنا کیسا ہے؟

الجواب:۔ دوسرے شیخ سے طالب ہو مگر اپنی ارادت شیخ اول ہی سے رکھے اور اس سے جو فیض حاصل ہو وہ اپنے ہی کی عطا جانے۔ اولیائے کرام فرماتے ہیں ایک شخص کے دو باپ نہیں ہو سکتے، ایک عورت کے دو شوہر نہیں ہو سکتے، ایک مرید کے دو شیخ نہیں ہو سکتے۔ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالٰی عنہم کے دست اقدس پر بیعتیں ان کو امام ماننے اور ان کی اطاعت کرنے کی تھیں جیسے ہر جدید بادشاہ کے ہاتھ پر کی جاتی ہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ (فتاوی رضویہ ج26ص580)

ھذا ماعندنا واللہ اعلم بالصواب

شیر محمد خان مفتی دارالافتاء دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

ضیاء المصطفی نائب مفتی دارالافتاء دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

محمد شعیب رکن دارالافتاء دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

Mufti Sher Muhammad Khan Official Mufti Sher Muhammad Khan Daruliftabhera/دارالافتاء محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

نوٹ: تفسیر ضیاء القرآن اور سیرت ضیاء النبی از حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کا مطالعہ کریں

فتوی پوچھنے والے حضرات بعد از نماز ظہر تا عصر تشریف لائیں اور دارالافتاء بھیرہ شریف کی طرف سے جاری کردہ فتوی کی تصدیق ہمارے ان پیجز پر کی جا سکتی ہے